REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۷۸ ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۲۳ نبوت ۱۳۳۷ ھش ۔ ۲۳ نومبر ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۲۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ایک نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ گزشتہ کئی روز سے حضور کی طبیعت دردِ نقرس کی وجہ سے ناساز چلی آرہی تھی۔ اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی کے سمندر سے مزید ۷ من چھپا ہوا سونا برآمد کر لیا گیا

برآمد کردہ سونے کی مالیت ۲۳ لاکھ روپے کے قریب ہے

کراچی ۲۲ نومبر۔ پاکستان کی بحری فوج کے ایک دستہ نے کراچی کے قریب ہاکس بے کے سمندر میں سے مزید سات من چھپا ہوا سونا برآمد کیا ہے۔ جس کی قیمت ۲۳ لاکھ روپے کے لگ بھگ ہے۔ یہ سونا تھیلوں اور بوریوں میں بند تھا۔ پاکستانی بحریہ نے اطلاع موصول ہونے پر کل صبح چار بجے اس کی تلاش شروع کی۔ اور چند گھنٹے کے اندر اندر ۲۴ تھیلے برآمد کر لئے جن میں یہ سونا سلاخوں کی شکل میں رکھا ہوا تھا۔ ایک تھیلے میں سے سونے کی پانچ سو گنیاں بھی برآمد ہوئیں۔ پاکستانی بحریہ نے سونا برآمد ہونے کی اطلاع صدر جنرل محمد ایوب خان کو اسی وقت ریڈیو پیغام کے ذریعہ پہنچائی۔ صدر اس وقت سمندر میں اسلحہ اور ہتھیاروں کا مظاہرہ دیکھ رہے تھے۔

پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرڈ گریجوایٹس سے ضروری التماس

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج و فیلو پنجاب یونیورسٹی)

پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرڈ گریجوایٹس کو اس بات کا علم ہے کہ یونیورسٹی کے فیلوز کا انتخاب ہو رہا ہے۔ اس کے لئے تمام رجسٹرڈ گریجوایٹس کو یونیورسٹی کی طرف سے بیلٹ پیپرز بھیج رہے ہیں۔ ہر ووٹر کو مقررہ تعداد میں ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

تعلیم الاسلام کالج کے دو نہایت قابل تجربہ کار اور تعلیمی امور میں دلچسپی لینے والے اساتذہ بھی فیلوشپ کے لئے امیدوار ہیں یعنی

(۱) مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے

(۲) مکرم خان نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی

ہر دو پروفیسر صاحبان اپنے تجربہ، علمی قابلیت، خداداد ذہانت اور بلند پایہ تعلیمی مشاغل کی وجہ سے یونیورسٹی کے علمی اور تعلیمی حلقوں میں متعارف ہیں۔ ہر دو نے اپنی زندگیاں قوم کی تعلیمی بہبود اور ترقی کے لئے صحیح معنوں میں وقف کی ہوئی ہیں۔ جامعہ پنجاب کے انتظامی معاملات میں ان کی یہ دلچسپی اور شغف ملک کے وسیع تر مقاصد کے حصول کے لئے ہے نہ کہ کسی ذاتی غرض کی خاطر۔

اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ملک میں مخلصانہ اور بے غرض تعمیری کاموں کے لئے فضا سازگار ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے بے لوث کام کرنے والے لوگوں کو آگے آنے کا موقعہ دیا جانا چاہیئے۔

اس لئے میں تمام رجسٹرڈ گریجوایٹس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ رائے دیتے وقت مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے کو فرسٹ اور مکرم خان نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی کو سیکنڈ (Preference) ووٹ دیکر اس تعمیری کوشش میں حصہ لیں۔

سوڈان کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کی درخواست

خرطوم ۲۲ نومبر۔ سوڈان میں جنرل عبود کی حکومت نے خرطوم میں مقیم ۳۲ ملکوں کے سفیروں کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں ان ملکوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ سوڈان کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیں۔ اب تک ۸ ملک جن میں ترکی، تونس اور لبنان بھی شامل ہیں نئی حکومت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

خانقاہ ڈوگراں (بذریعہ ڈاک) جناب شیخ محمد نصیب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ کا چند ماہ پیشتر ایبٹ آباد میں ہرنیا کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن تو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ اور آپ اس کے بعد صحت یاب بھی ہو گئے۔ لیکن اس وقت سے آپ جسم میں کمزوری زیادہ محسوس فرماتے ہیں۔ اور اس کا بینائی پر بھی اثر معلوم ہوتا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کی صحت کو اپنے فضل سے جلد بحال فرمائے۔ آمین

—ربوہ ۲۲ نومبر۔ محترم جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ آجکل بہت بیمار ہیں۔ جسم کے بائیں پہلو میں شدید درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مارشل بلگانن ہسپتال میں

ماسکو ۲۲ نومبر۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق روس کے سابق وزیر اعظم مارشل بلگانن بیمار ہیں۔ اور ان کا ماسکو کے ایک ہسپتال میں علاج کیا جا رہا ہے۔ مارشل بلگانن کی بیماری کی نوعیت نہیں معلوم ہو سکی۔

—کراچی ۲۲ نومبر۔ المغرب کے عہدہ داروں کی سوسائٹی نے وزیر اعظم عراق بریگیڈیر قاسم کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں اہل پاکستان کی طرف سے ہمدردی اور انسانیت کے نام پر اپیل کی گئی ہے کہ سابق وزیر اعظم فاضل جمالی کی جان بخشی کی جائے٭٭

٭٭ انہیں عراق کی فوجی عدالت نے موت کی سزا سنائی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۸ء

وجود باری تعالیٰ

بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود پر تو ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن وہ رسالت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس قسم کے لوگ اکثر فلسفی ہوتے ہیں یا سائنسدان جو کائنات کا یہ پُرحکمت کارخانہ دیکھ کر صنعت سے صانع کے وجود کا استدلال کرتے ہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ تو کسی سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور نہ کسی کو کوئی پیغام دیتا ہے۔ اور نہ وہ اس طرح راہ نمائی کرتا ہے۔ بلکہ جس نے انسان کو عقل کا جوہر عطا کر دیا ہے۔ وہ صرف عقل سے ہی نیکی اور بدی کی پہچان کر سکتا ہے۔ اور اپنے لئے بہترین لائحہ عمل تجویز کر سکتا ہے۔

ان لوگوں کے خیال میں اللہ تعالیٰ کی شان کے منافی ہے۔ کہ وہ سوائے تکوینی ذریعہ کے کوئی براہ راست طریقہ انسان کی راہ نمائی کا اختیار کرے اس نے جو کچھ راہ نمائی کرنی تھی۔ وہ اس نے عقل دے کر کر دی ہے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ نہ تو دعا سنتا ہے اور نہ انسان کے کاموں میں کوئی دخل دیتا ہے اس نے چند قوانین بنا دیئے ہیں۔ ان کی پابندی عقلمندی سے کی جائے۔ تو کسی دیگر راہ نمائی کی ضرورت نہیں۔ اور نہ وہ خود اپنا قانون توڑتا ہے۔ بلکہ وہ خود بھی اپنے بنائے ہوئے قوانین کا ویسا ہی پابند ہے جیسا کہ باقی کائنات اس کی پابند ہے۔

بعض ایسے لوگ تو اس سے بھی بلندی پر پرواز کرنے لگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرح مادہ اور روح بھی قدیم ہیں جس کا نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ کائنات کو بنانے والے قوانین اللہ تعالیٰ نے نہیں بنائے۔ بلکہ وہ خود کائنات کی فطرت میں قدیم سے چلے آتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ خواہ قوانین قدرت کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سمجھ جائے یا قدیم سمجھے جائیں دونوں طرح سے اللہ تعالیٰ غیر محدود ہستی نہیں رہتا۔ بلکہ وہ ایک محدود وجود بن جاتا ہے۔ اور نہ ایسے قادر مستق کہلا سکتا ہے۔ بلکہ وہ بھی ہماری طرح ہی کی ایک ہستی بن جاتا ہے۔ جس میں ہم سے ذرا زیادہ طاقتیں ہیں۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ اگر واقعی اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہے جو نہ تو خالق ہے اور نہ قادر اور نہ وہ نظر آتا ہے۔ نہ کسی سے بولتا چالتا ہے تو اس میں اور ایک پتھر میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ وہ ایک پتھر سے بھی زیادہ بے اصل بن جاتا ہے۔ کیونکہ پتھر ایک ٹھوس ہستی رکھتا ہے۔ اور محسوس ہو سکتا ہے۔ اس کو انسان کئی طریقوں سے جانچ سکتا ہے۔ اب ایسے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ اس سے وہ پتھر ہزار درجہ بہتر ہے جو آنکھوں کو دکھائی تو دیتا ہے اور ہاتھوں کو محسوس تو ہوتا ہے۔ ہم اس سے طرح طرح کے کام لے سکتے ہیں۔ اس طرح بُت پرست جو پتھر سے اپنا بت بنا لیتے ہیں۔ ایسے ایمان باللہ رکھنے والوں سے بہتر حالت میں ہیں۔ جن کا اللہ تعالیٰ کسی طرح بھی ہم پر اپنی ہستی کا ثبوت پیش نہیں کرتا جب صانع کائنات (نعوذ باللہ) ایسا صمٌّ بکمٌ ہے۔ تو ایسے صانع کائنات پر ایمان رکھنے کا فائدہ ہی کیا ہے۔ ایسے ایمانداروں سے تو ملحدین زیادہ فائدہ میں رہتے ہیں۔ وہ کم سے کم اپنا وقت تو ضائع نہیں کرتے بلکہ اپنی عقل کے ذریعہ ترقی پر ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

انہی لوگوں کے ایمان باللہ سے تقریباً ملتا جلتا ان لوگوں کا ایمان باللہ ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ مایا رچائی تو ساتھ ہی چند رشی بھی وجود میں آ گئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے اپنا پیغام دے دیا۔ اور پھر ہمیشہ تک کے لئے خاموش ہو گیا۔ یہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کو ویسا ہی صمٌّ بکمٌ سمجھتے ہیں جیسا کہ اول الذکر ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ بھی اب ایسا وجود ہے جس کا عملاً اب کوئی وجود نہیں۔ ان کے خیال میں بھی مادہ اور روح اور ان کے صفات قدیم ہیں۔ اور خود اللہ تعالیٰ بھی ان قوانین کا اسی طرح پابند و منقاد ہے۔ جس طرح دیگر کائنات پابند و منقاد ہے۔

بعینہٖ ان لوگوں سے ملتا جلتا وہ عقیدہ ہے۔ جس کے رُو سے اللہ تعالیٰ ماضی میں تو اپنے بعض بندوں سے ہمکلام ہوتا رہا ہے مگر آئندہ وہ کسی سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ دراصل یہ عقیدہ بھی پہلے دو عقائد سے مماثل ہے۔ کیونکہ ماضی ہمارے لئے اب وقت کا ایک ہی حصہ بن چکا ہے۔ ماضی خواہ دس ہزار۔ دس لاکھ یا دس کروڑ سالوں پر مشتمل ہو۔ ہمارے نزدیک سب گزرا ہوا زمانہ اب یکساں حیثیت رکھتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کبھی کلام نہیں کیا۔ یا آغاز آفرینش پر دو چار بندوں سے کلام کیا۔ یا ایک طویل زمانہ ماضی میں وقتاً فوقتاً اپنے بعض بندوں سے کلام کرتا رہا ہے۔ اور اب بالکل کسی سے کلام نہیں کرتا۔ تو ہمارے لئے اس کا موجود ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ ہمارے لئے تینوں صورتوں میں ایک ہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ خواہ اللہ تعالیٰ شروع ہی سے غیر معلوم اور غیر محسوس رہا ہے یا بعد میں ایسا ہو گیا ہے۔ آج ہمارے لئے اس کا وجود ایک ہی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی ہمارے لئے اس کے وجود کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ آج ہمارے لئے وہ (نعوذ باللہ) اس پتھر سے بھی کم قیمت رکھتا ہے۔ جس کو ہم آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اور ہاتھ سے چھو سکتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس کوئی وجہ یقین نہیں۔ کہ وہ ماضی میں کلام کرتا رہا ہے۔

سو یہ مان لینا کہ اس پُرحکمت کارخانہ کا بنانے والا کوئی حکیم ہے محض ایک شاعرانہ تصور تو ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسا تصور ہمارے کسی کام کا نہیں۔ ہمیں ایسا تصور رکھنے کا فائدہ ہی کیا ہے۔ البتہ اس کا یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ جب ہم کو اس پُرحکمت کارخانہ کے صانع کا خیال آئے تو ہم اس صانع کا کھوج نکالنے کے لئے مزید جدوجہد کریں۔ اور کوشش کریں کہ اسکو مزید کوشش سے معلوم کیا جائے اس طرح فلسفہ اور قدرت کی حکمتوں میں گہرا غور و فکر ہماری راہ نمائی کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں اس سوچ میں ڈال سکتے ہیں۔ کہ اگر ہمیں یہ سمجھنے کی عقل ملی ہے کہ اس کارخانۂ قدرت پر غور و فکر کر کے اس کے صانع حقیقی کے وجود پر استدلال کر سکیں۔ تو اس کا یقیناً یہ مطلب ہے کہ ہم اس صانع حقیقی کے وجود کو محسوس کرنے کے لئے بھی کوشش کریں۔ لیکن جہاں تک ہمیں ہمارے ظاہری حواس اور ہماری عقل پہنچا سکتی تھی ہم پہنچ چکے ہیں تاہم ہماری فطرت مطمئن نہیں ہوئی۔ ابھی تجسس کا جذبہ باقی ہے۔ یہ تجسس کا جذبہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ ہماری فطرت میں ایسی کوئی قوت ہے۔ جو اس غیر محسوس ہستی کو محسوس کر سکتی ہے۔ جو اس چیز کو پا سکتی ہے۔ جس کو ہمارے ظاہری حواس اور ہماری عقل نہیں پا سکتے اسی قوت کا ایک وہ پہلو ہیں۔ جن کو ہم رجوع الی اللہ یا دعوت کہہ سکتے ہیں جب ہماری فطرت میں یہ قوت ابھرتی ہے تو لازماً اس کا جواب آتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خود ہمارے حواس پر نازل ہوتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ

یہ قوت انبیاء علیہم السلام میں پیدائشی طور پر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ انہیں اپنے وجود کا مظہر اور اپنے پیغام کا حامل بنانا ہوتا ہے۔ اس لئے پیدائشی طور پر ان میں رجوع الی اللہ دعوت کی قوت معمول سے زیادہ ہوتی ہے۔ جس طرح دیگر لوگوں میں بعض قوتیں پیدائشی طور پر دوسروں سے زیادہ ہوتی ہیں۔ جن کو ہم ملکہ کہتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگوں میں ریاضی کا ملکہ ہوتا ہے اور بعض میں طبیعات کا بعض میں لٹریچر کا اور بعض میں سنگ تراشی کا زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام میں رجوع الی اللہ اور دعوت کا ملکہ ہوتا ہے۔ جب وہ رجوع الی اللہ کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعہ ان پر اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ جس طرح غار حرا میں ہوا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنکو اپنے پیغام کا حامل بنانا چاہتا ہے۔ انہی کو یہ ملکہ وافر دیتا ہے۔

اب آیئے ذرا پیچھے چلیں جو لوگ عقل کے ذریعہ یہ ایمان پیدا کرتے ہیں کہ اس پُرحکمت کارخانہ کا کوئی صانع ضرور ہونا چاہیئے وہ اپنی قوت رجوع الی اللہ کو معطل رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ رسالت سے انکار کر دیتے ہیں اور حقیقت کو پانے میں کوئی ترقی نہیں کر سکتے اور تذبذب کی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اب چونکہ وہ مشاہدہ اور تجربہ کے بغیر کسی چیز پر حقیقی ایمان نہیں لا سکتے۔ اسلئے عقل کا پیدا کردہ ایمان ان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اور انہیں باری تعالیٰ کے وجود کا یقینی علم حاصل نہیں ہوتا۔ وہ ہوتا چاہیئے تک ہی چکر لگاتے ہیں۔ اور "ہے" کے عالم میں قدم رکھنے سے ڈرتے ہیں رسالت ہی ایسے لوگوں کو کنارے پر لگا سکتی ہے اگر وہ رسالت پر غور کریں۔ تو انہیں حقیقت کا کھوج مل سکتا ہے رسالت ان کی راہ نمائی کر سکتی ہے۔ اور ان کو تذبذب سے نکال سکتی ہے۔ (باقی)

ایک صاحب کے چند سوالات کے جواب

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ہیگ (ہالینڈ) کے ایک صاحب مسٹر اے۔ وی زمرمن (MR. A. V. ZIMMERMANN) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انگریزی تصنیف "کمیونزم اینڈ ڈیموکریسی" کے مطالعہ کے بعد چند سوالات تحریر کئے تھے جن کے جوابات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحمت فرمائے تھے۔ یہ سوالات اور ان کے جواب افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کا خط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض ملاحظہ پیش کیا گیا۔ حضور نے آپ کے استفسارات کے جو جوابات مرحمت فرمائے ہیں۔ وہ آپ کی اطلاع کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

سوال:۔ "کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی" کے مطالعہ سے میں یہ سمجھا ہوں کہ مصنف کے خیال میں امریکہ اور مغربی اقوام کا یہ فرض ہے کہ وہ روس کے خلاف پوری طرح جنگ کیلئے تیار رہیں۔ مگر ایٹم بم پر کسی قسم کی پابندی عاید کرنے کی طرف توجہ نہیں دلائی گئی۔ نہ کسی قسم کے خطرناک ہتھیاروں کے استعمال پر کوئی اعتراض کیا گیا ہے۔

جواب:۔ ایٹم بم پر کنٹرول چونکہ انسانی طاقت سے بالا ہے۔ اسلئے میں نے مغربی طاقتوں کو اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دلائی۔ لیکن قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے ایسی آگ گرے گی جو ان بموں کو مٹا کر رکھ دیگی۔ چنانچہ حال ہی میں امریکہ نے جو چاند کی طرف راکٹ بھیجا تھا وہ بھی آگ کے کسی شعلہ کی وجہ سے ہی تباہ ہوا۔ اسی قسم کے کوئی آسمانی شعلے اور شہاب ان بموں کو بھی تباہ کر دیں گے۔ چنانچہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ آسمان سے شواظ من نار گرے گا۔ جس سے یہ ہلاک کرنے والی چیزیں تباہ کردی جائیں گی۔ (۵۵-۳۶) پس گو ایٹم بم بظاہر قیامت کا ایک نشان ہے مگر قیامت خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہے۔ اس نے یہ قیامت نہ روس کے ہاتھ میں رکھی ہے اور نہ امریکہ کے ہاتھ میں۔

تین سال ہوئے روس کا ایک مشہور سائنسدان جو ایٹم بم سے تعلق رکھنے والی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا انچارج تھا مجھے ملا۔ میں نے اُسے یہی کہا کہ تم تو کہتے ہو کہ ہم پبلک کو فائدہ پہنچانے کے لئے کام کرتے ہیں۔ مگر تم نے جو ایٹم بم بنایا ہے اس کا کیا فائدہ ہے اگر تم ایٹم بم گرا دو تو امریکہ تباہ ہوجائے گا اور اگر پہلے امریکہ گرا دے تو روس تباہ ہوجائے گا۔ مگر امریکہ یا روس کی تباہی سے پبلک کو کیا فائدہ ہوگا۔ تمہیں تو پبلک کا فائدہ سوچنا چاہیئے اور ایٹم بم کا کوئی توڑ ایجاد کرنا چاہیئے۔ تاکہ دنیا اس سے محفوظ رہ سکے۔ وہ کہنے لگا۔ اس کا کوئی توڑ نہیں نکلا اور نہ ہمارے ذہن میں اس کا کوئی توڑ آتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کا توڑ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور جب وہ لوگوں کو بچانا چاہے گا تو وہ اس کا کوئی نہ کوئی توڑ پیدا کر دے گا۔ بانی سلسلہ احمدیہ کے جو الہامات چھپے ہوئے ہیں ان میں ایک جگہ کچھ ہندسے درج ہیں۔ (تذکرہ صد ۲۰۲) اور ساتھ ہی ایک نقشہ دیا گیا ہے۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس میں جو خول بنے ہوئے ہیں یہ بالکل وہی ہیں جو ہائیڈروجن بم میں استعمال ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ نقشہ آج سے قریباً ساٹھ سال پہلے کا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اتنے عرصہ پہلے اس طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اور انہیں بتا دیا گیا تھا کہ ایسی ایجاد ہونے والی ہے۔ تو جس خدا نے اپنے بندوں کو اس ایجاد کی توفیق دی وہ لوگوں کو اس سے بچانے کا بھی کوئی نہ کوئی سامان پیدا کر دیگا۔

مجھے بھی ایک دفعہ ایک گیس کے متعلق خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک کمرہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔ کہ کسی شخص نے ایک گیس پھینکی۔ میں نے اس گیس کو سونگھ کر کہا کہ اس میں سے تو کلورین کی بُو آرہی ہے۔ اور پھر ان کا خیال کرتے ہی میں باہر کی طرف بھاگا۔ (آنکھ کھلنے کے بعد میں نے بعض سائنس دانوں سے اس کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ بے ہوش کرنے والی گیس بھی کلورین سے ہی بنتی ہے۔ مگر میں نے جو خواب میں گیس دیکھی تھی وہ عارضی بے ہوش کرنے والی ہی تھی۔) اس کے بعد مجھ پر سے بھی اثر جاتا رہا۔ اور دوسرے لوگوں پر بھی کوئی اثر نہیں رہا۔ اس رؤیا سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ دشمن پر فوقیت بھی حاصل ہوجائے گی۔ اور عام تباہی بھی نہیں آئے گی۔

سوال ۲:۔ آپ کا دوسرا سوال یہ ہے کہ "کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی" میں صرف اتنا لکھا گیا ہے کہ اگر روس ایٹم بم کے استعمال میں پہل کرے تو پھر جوابی کارروائی کے وقت امریکہ بھی اسے استعمال کر کے اپنی اخلاقی برتری ثابت کرسکتا ہے۔ حالانکہ مغرب تو پہلے ہی ہیروشیما اور ناگاساکی میں ایٹم بم استعمال کرچکا ہے۔

جواب:۔ ہیروشیما اور ناگاساکی میں روس کی حکومت نہیں تھی جاپانیوں کی حکومت تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ کے لئے یہ ہرگز جائز نہ تھا کہ وہ وہاں ایٹم بم استعمال کرتا۔ یہ اس کی زیادتی تھی کہ اس نے بے قصور مردوں اور عورتوں اور بچوں کو مارا۔ مگر ایک دفعہ غلطی کرنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ آئندہ دفاع میں بھی ایٹم بم استعمال نہ کرے۔ اگر روس سے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی معجزات

"فلاسفر لوگ معارف اور حقائق سے تسلی نہیں پا سکتے۔ مگر اخلاق عظیمہ ان پر بہت بڑا اور گہرا اثر کرتے ہیں۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی معجزات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ آپؐ ایک درخت کے نیچے سوئے پڑے تھے۔ کہ ناگاہ ایک شور وپکار سے بیدار ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جنگلی اعرابی تلوار کھینچ کر خود حضورؐ پر آپڑا ہے۔ اس نے کہا۔ اے محمدؐ! (صلی اللہ علیہ وسلم) بتا اس وقت میرے ہاتھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے پورے اطمینان اور سچی سکینت سے جو حاصل تھی فرمایا۔ کہ اللہ۔ آپؐ کا یہ فرمانا عام انسانوں کی طرح نہ تھا۔ اللہ جو خدا تعالیٰ کا ایک ذاتی اسم ہے اور جو تمام جمیع صفات کاملہ کا مستجمع ہے۔ ایسے طور پر آپؐ کے منہ سے نکلا کہ دل سے نکلا اور دل پر ہی جا کر ٹھہرا۔ کہتے ہیں کہ اسم اعظم یہی ہے۔ اور اس میں بڑی بڑی برکات ہیں۔ لیکن جس کو وہ اللہ یاد ہی نہ ہو وہ اس سے کیا فائدہ اٹھائے گا۔ الغرض ایسے طور پر اللہ کا لفظ آپ کے منہ سے نکلا کہ اس پر رعب طاری ہوگیا۔ اور ہاتھ کانپ گیا۔ تلوار گر پڑی۔ حضرتؐ نے وہی تلوار اٹھا کر کہا کہ اب بتلا میرے ہاتھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے۔ وہ ضعیف القلب جنگلی کس کا نام لے سکتا تھا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھایا۔ اور کہا جا تجھے چھوڑ دیا۔ اور کہا کہ مروّت اور شجاعت مجھ سے سیکھ۔ اس اخلاقی معجزہ نے اس پر ایسا اثر کیا کہ وہ مسلمان ہوگیا۔

سیر میں لکھا ہے کہ ابوالحسن خرقانی کے پاس ایک شخص آیا۔ راستہ میں شیر ملا۔ اور کہا کہ اللہ کے واسطے پیچھا چھوڑ دے۔ شیر نے حملہ کیا۔ اور جب کہا کہ ابوالحسن کے واسطے چھوڑ دے تو اس نے چھوڑ دیا۔ شخص مذکور کے ایمان میں اس حالت نے سیاہی سی پیدا کر دی اور اس نے سفر ترک کر دیا۔ واپس آکر یہ عقدہ پیش کیا۔ اس کو ابوالحسن نے جواب دیا کہ یہ بات مشکل نہیں اللہ کے نام سے تو واقف نہ تھا۔ اللہ کی سچی ہیبت اور جلال تیرے دل میں تھی۔ پس **اللہ کے لفظ میں بڑی بڑی برکات اور خوبیاں ہیں۔** بشرطیکہ کوئی اس کو اپنے دل میں جگہ دے۔ اور اس کی ماہیت پر کان دھرے۔

اسی طور پر آنحضرت صلعم کے اخلاقی معجزات میں ایک اور معجزہ بھی ہے۔ کہ آپ کے پاس ایک وقت بہت سی بھیڑیں تھیں۔ ایک شخص نے کہا۔ اس قدر مال اس سے پیشتر کسی کے پاس نہیں دیکھا۔ حضور نے وہ سب بھیڑیں اس کو دیدیں۔ اس نے فی الفور کہا کہ لاریب آپ سچے نبی ہیں۔ سچے نبی کے بغیر اس قسم کی سخاوت دوسرے سے عمل میں آنی مشکل ہے۔ الغرض آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ ایسے تھے کہ انک لعلیٰ خلق عظیم۔ قرآن میں وارد ہوا۔"

(ملفوظات صد ۹۶-۹۷)

ایٹم بم استعمال کیا۔ تو امریکہ کے لئے بھی ایٹم بم کا استعمال جائز ہو جائے گا مگر ہیروشیما اور ناگاساکی میں جو اس نے ایٹم بم استعمال کیا وہ ناجائز تھا۔

سوال نمبر ۳:۔ آپ نے دیباچہ میں قرآنی آیت وان جنحوا للسلم فاجنح لہا وتوکل علی اللہ (۸۔ ۶۱۔ ۶۲) کی تشریح میں لکھا ہے کہ اگر مسلمان صلح کی پیشکش کو رد کر دیں تو وہ خدا تعالیٰ کی خاطر جہاد کرنے والے نہیں ہوں گے۔ اسی طرح خواہ مخالف کی سنجیدگی پر شک ہو تب بھی صلح کی پیشکش کو قبول کر لینا چاہیے۔ اگر روس کی قیام امن کے لئے متعدد تجاویز مثلاً خطرناک ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی عائد کرنا اور افواج کو غیر مسلح کرنا قبول کر لی جائیں تو یہ یقیناً اسلامی قانون کے مطابق ہوگا۔

جواب:۔ مسلمان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ دشمن قوم کے متعلق پہلے پوری تحقیق کرلے اور پھر کوئی عملی قدم اٹھائے۔ چونکہ کفار کی جو عورتیں مسلمان ہونے کے لئے آتی تھیں۔ ان کے متعلق قرآن کریم نے صاف طور پر حکم دیا کہ جب وہ بیعت کے لئے آئیں تو پہلے ان کے متعلق اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو کہ آیا وہ دیانتداری سے آئی ہیں یا دھوکہ دینے کے لئے آئی ہیں (۶۰۔ ۱۱) اور جب مسلمان ہونے والی عورت کی دیانتداری کے متعلق بھی تحقیق کرنا ضروری ہے تو صلح کے معاہدہ کے بارہ میں دوسرے فریق کی دیانتداری کا کیوں جائزہ نہیں لیا جائیگا صرف اتنی بات ضروری ہے کہ احتیاط کی کوئی ناواجب شکل نہ ہو مگر واجب شکل میں ہر قسم کی احتیاط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ باقی رہا یہ کہنا کہ روس صلح کی پیشکش کر رہا ہے۔ یہ غلط ہے روس لوگوں کو دھوکا دے رہا ہے چنانچہ امریکہ نے تجویز کی تھی۔ کہ موجودہ ایٹم بموں اور ان کے کارخانوں کو دیکھنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے اور امریکہ روس کے کارخانے دیکھے اور روس امریکہ کے کارخانے دیکھے مگر روس آئندہ کے لئے تو پابندی عائد کرنے کو کہتا ہے۔ مگر اس کے ہاں جو موجودہ کارخانے بنے ہوئے ہیں ان کے دیکھنے کے لئے وہ کسی وفد کو آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن امریکہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ کم سے کم اس معاملہ میں امریکہ کا رویہ معقول ہے اور روس کا رویہ نامعقول۔

سوال نمبر ۴:۔ اگر احمدیہ جماعت مغربی اقوام کو یقین دلائے کہ وہ روسیوں کو اپنا جانی دشمن تصور کریں اور احمدی دعاؤں اور محبت کے ذریعہ روسیوں کو خدا کی طرف واپس لائیں تو وہ روس کی دہریت اور کمیونزم کو جنگ کی نسبت بہت جلد ختم کر سکیں گے

جواب:۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ مگر روس تو اپنے ملک میں احمدیوں کو آنے نہیں دیتا۔ پھر ان کو خدا کی طرف کس طرح بلایا جا سکتا ہے۔ صرف ایک احمدی مبلغ روس میں گیا تھا۔ مگر اسکو انہوں نے قید کر دیا اور اسے سؤر کا گوشت کھانے پر مجبور کیا جاتا رہا۔ اس نے سؤر کا گوشت کھانے کی بجائے فاقہ کرنا پسند کیا اور متواتر فاقہ کرتا رہا۔ آخر روسیوں نے اسے اتنا مارا کہ وہ پاگل ہو گیا اور پھر اسے عراق میں لا کر چھوڑ دیا۔ انگریز اسے ہندوستان میں لائے۔ اور پھر انہوں نے اسے ہمارے پاس پہنچا دیا اور میں نے اسے اپنے دینیات کے کالج میں پروفیسر مقرر کر دیا۔ اس کا علاج کیا اور اسے بہت کچھ فائدہ ہوا مگر پورا آرام اسے اب تک نہیں آیا۔

پس جو لوگ ہمیں اپنے ملک میں تبلیغ ہی نہیں کرنے دیتے انہیں ہم دین کی باتیں کس طرح بتائیں۔ ہاں خدا تعالیٰ اس ملک میں تبلیغ کا کوئی نہ کوئی رستہ ضرور کھول دے گا چنانچہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ ایک دن روس میں بھی تبلیغ کے راستے کھل جائیں گے۔ خصوصاً ازبکستان کی طرف سے روس میں جانے کا رستہ ضرور کسی دن کھل جائیگا اور مجھے خدا تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے؟ کہ وہاں احمدیہ لٹریچر پڑھ کر ایک دو افراد احمدی بھی ہو چکے ہیں

سوال نمبر ۵:۔ دیباچہ میں یہ اسلامی قانون بیان ہوا ہے کہ فوجوں کی نقل و حرکت میں پبلک عمارتوں اور فصلوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اگر اسلام کسی قسم کے خطرناک ہتھیاروں کے استعمال کو روا رکھے تو اس قانون کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔

جواب:۔ یہ تو میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ دفاعی طور پر ایٹم بم کا استعمال جائز ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دشمن جو کچھ سلوک کرے ویسا ہی سلوک اس سے کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ عمارتوں کا خیال نہ رکھے تو اس کی عمارتوں کا بھی خیال نہیں رکھا جائے گا۔ اگر وہ فصلوں کو نقصان پہنچائے گا۔ تو اسکی فصلوں کو بھی نقصان پہنچایا جائے گا۔ اسی طرح آپ نے نے فرمایا کہ آگ کا عذاب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ لیکن اگر دشمن لاشیں جلا دے تو پھر اس کی لاشیں جلانا بھی جائز ہوگا۔

سوال نمبر ۶:۔ مکاشفات باب ۲۰ آیت ۷، ۸ کی پیشگوئی میں ذکر ہے کہ ایک ہزار سال کے بعد شیطان کو قید سے چھوڑا جائے گا۔ اور یاجوج ماجوج کو جنگ کے لئے اکٹھا کیا جائے گا۔ یہ پیشگوئی اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار سال بعد پوری ہوئی ہے تو اس کے مطابق ۱۵۷۰ء میں کونسی علامات ظاہر ہونی شروع ہوتی تھیں۔ جو یاجوج ماجوج کے ظہور پر چسپاں ہوتی ہیں۔

جواب:۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ۵۷۰ء میں ہوئی تھی اور چالیس سال بعد آپ نے دعویٰ نبوت فرمایا گویا دعوے نبوت ۶۱۱ء میں ہوا اس میں ہزار سال جمع کئے جائیں تو ۱۶۱۱ء بنتے ہیں اور یہی وہ تاریخیں ہیں جن میں ہندوستان میں انگریزوں نے قدم جمانے شروع کئے۔ چنانچہ ۱۶۱۱ء میں مغلیہ حکومت نے خلیج بنگال میں انگریزوں کو کام کرنے کی اجازت دی۔ اور ۱۶۱۲ء میں اس نے سورت میں پہلا کارخانہ کھولنے کی اجازت دی۔ یہ یورپ کی ترقی اور اس کے دنیا میں پھیلنے کی پہلی بنیاد تھی۔ چنانچہ ہندوستان میں قدم جمنے پر ہی انہوں نے دوسرے ایشیائی ممالک اور افریقہ پر قبضہ کیا اور ان کے اس طرح اقتدار حاصل کرنے پر دوسری یورپین اقوام نے بھی ان کے نقش قدم پر چل کر دنیا میں ترقی کی اور یاجوج ماجوج کے غلبہ کا زمانہ شروع ہو گیا

سوال نمبر ۷:۔ آپ نے لکھا ہے کہ مکاشفات باب ۲۰ آیت ۴ کے مطالعہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہزار سال وہ ہیں جب کہ مسیح اپنی آمد ثانی کے وقت اپنے پیروؤں کے ساتھ اس زمین پر حکومت کریں گے۔

جواب:۔ یہ ٹھیک ہے مگر اس جگہ پہلا مسیح مراد نہیں بلکہ مسیح موعودؑ مراد ہے اور اس پیشگوئی میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح موعودؑ کی جماعت ایک دن دنیا پر غالب آجائیگی مگر سب کام آہستہ آہستہ ہوتے ہیں ایک دن آئے گا۔ کہ خدا تعالیٰ کا یہ کلام بھی پورا ہو جائے گا

ایک قابل تقلید نمونہ

میرے ایک عزیز نے اخبار الفضل مورخہ ۱۷راگست ۱۹۵۵ء کے ایک نوٹ سے متاثر ہو کر حقہ نوشی کو کلیتہً ترک کر دیا ہے۔ وہ الفضل پڑھ رہے تھے اور حقہ پی رہے تھے جونہی انہوں نے حقہ نوشی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد پڑھا۔ فوراً حقے کو چھوڑ دیا اور اس کے بعد آج تک حقے کو منہ نہیں لگایا۔ وہ اب بہت زیادہ مطمئن ہیں اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ انہیں حضور کے کلمات طیبات کی برکت سے ایک نہایت ہی قبیح اور مذموم حرکت سے نجات ملی۔

(عبدالحمید خاں شوق لاہور)

تحریکِ ترقیٔ دیہات کی عملی سرگرمیاں

(از مکرم مطیع اللہ صاحب درد ایم اے آفیسر تعلقات عامہ سرگودھا)

تحریکِ ترقیٔ دیہات کا عملی کام آج سے قریباً پانچ سال پہلے شروع ہوا تھا۔ یہ پروگرام باہمی تعاون اور سمجھوتے کی ایک عملی تحریک ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اہلِ دیہات اپنی بہتری اور بہبودی کے طریقے اور اپنی مشکلات اور اپنے حل طلب مسائل کا جائزہ خود لیں۔ انہیں حل کرنے کے لئے مقامی ذرائع پر بھی آپ ہی نظر ڈالیں۔ اور اپنی صلاحیتوں کے مطابق آپ ہی منصوبہ بندی کریں۔ اور ان منصوبوں پر اپنی مدد آپ کے تحت عمل کریں۔ تحریک کا مقصد یہ ہے کہ حکومت اور دیہاتی عوام کے تمام ذرائع مجتمع کر دیئے جائیں۔ اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ منصوبہ کے مطابق اس تحریک کے اہم مقاصد حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱) اہلِ دیہات کو کھیتی باڑی، صحت و صفائی، امدادِ باہمی اور گھریلو صنعتوں کے جدید طریقوں سے روشناس کرا کے ان کی زرعی پیداوار اور آمدنی میں اضافہ کیا جائے۔

(۲) دیہات میں رفاہی ادارے مثلاً سکول اور مدرسے، ہسپتال اور ڈسپنسریاں، ہیلتھ سنٹر اور صاف پانی کے ذرائع وغیرہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کئے جائیں اور جہاں یہ ادارے موجود ہوں وہاں ان کی حالت بہتر بنائی جائے۔ تاکہ یہ چیزیں جو قومی خوشحالی اور قومی دولت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ عام ہو جائیں اور ان سے زیادہ سے زیادہ باشندے استفادہ کر سکیں۔

(۳) دیہاتیوں میں اپنی مدد آپ کرنے کا شعور اور باہمی امداد اور رہنمائی کا سلیقہ پیدا کیا جائے۔ تاکہ ان کی یہ صلاحیت اور یہ قیمتی جذبہ آگے چل کر ایک آزاد اور صحت مند اقتصادی سیاسی اور سماجی ترقی کی مضبوط بنیاد بن جائے۔ اور وقت گذرنے پر ترقی کا یہ سلسلہ خود بخود جاری رہے۔

(۴) معاشرتی سرگرمیوں کے ذریعے (جن میں تفریحی ذرائع اور سہولتیں بھی شامل ہوں۔ اور جن سے عورتیں اور مرد دونوں فائدہ اٹھا سکتے ہوں) ایسی فضا پیدا کر دی جائے کہ عوام کی زندگی بہتر اور زیادہ خوشگوار بن سکے۔

(۵) حکومت کے مختلف تعمیری شعبوں میں اشتراکِ عمل کی فضا پیدا کی جائے اور ان کی سرگرمیوں کو دیہات تک پہنچانے کے لئے کارکن مہیا کئے جائیں۔ تاکہ تمام محکمے پوری ہم آہنگی اور یک جہتی سے اہلِ دیہات کی زیادہ سے زیادہ مدد کر سکیں۔

(۶) حکومت کے تمام انتظامیہ ڈھانچے کو صحیح معنوں میں ایک رفاہی اور فلاحی ادارے کی شکل میں ڈھال دیا جائے

اہم ترین پرزہ

دیہی کارکن ترقی دیہات کے سارے پروگرام میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ وہ جب تربیت گاہ سے ایک سال کا تربیتی نصاب مکمل کر کے ۵ دیہات کا چارج لیتا ہے۔ تو اس کی ذمہ داریاں اتنی بڑی ہوتی ہیں کہ اگر اسے ترقی دیہات کے پروگرام کی مشینری کا اہم ترین پرزہ کہا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

اسے وہ تمام طریقے سکھلا دیئے گئے ہوتے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر وہ دیہات والوں کو اپنی طرف مائل کر سکے۔ اور اپنے رویے اور استعداد سے ان کا اعتماد حاصل کر لے تاکہ وہ اپنے علاقے کے دیہاتیوں کو عمل پر اکسانے اور انہیں اجتماعی جدوجہد پر آمادہ کر کے میدانِ عمل میں لانے کی کوشش میں کامیاب ہو جائے۔

اسے تربیت گاہ میں ترقی دیہات کے ہر پہلو سے روشناس کرا کے ایک ایسا کارکن بنا دیا جاتا ہے جو ہر قسم کے ترقیاتی منصوبے سوچنے اور شروع کرانے کی استعداد حاصل کر چکا ہو۔ اس کا کردار اس لئے بھی حد درجہ اہم ہے کہ اسے اپنے علاقے میں کام کرنے والے قومی تعمیر کے شعبوں کا ہاتھ بٹانا ہوتا ہے۔ وہ دیہاتی عوام اور قومی تعمیر کے محکموں کے مابین ایک ایسا رابطہ بن جاتا ہے جو ایک طرف تو دیہاتیوں کا ممد و معاون اور مشیر ہو۔ اور دوسری طرف قومی تعمیر کے شعبوں کے کارکنوں کو اس ضمن میں مطلع کر سکے کہ وہ کہاں کہاں اور کیونکر مدد دے سکتے ہیں۔

دیہی کارکن اگرچہ حکومت کا تنخواہ دار ملازم ہوتا ہے۔ مگر اسے یہ تربیت دی جاتی ہے کہ وہ اپنی سرکاری اہمیت ہرگز نہ جتائے بلکہ دیہاتیوں میں اس طرح گھل مل کر کام کرے کہ وہ اسے سرکاری ملازم تصور کرنے کی بجائے ایک مخلص خادم اور سچا دوست سمجھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی تنخواہ بھی کچھ زیادہ نہیں ہوتی۔ تاکہ اس کا اقتصادی معیار گاؤں والوں سے بلند تر نہ ہو۔ اور نہ اسے ان میں گھل مل جانے سے احتراز ہو۔

کارکن کے فرائض

دیہی کارکن کے فرائض ہمہ گیر قسم کے ہیں۔ وہ ایک طرف تو معلم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جن دیہاتیوں کی خدمت پر مامور ہوتا ہے دن رات ان کی جہالت دُور کرنے اور انہیں زندگی کے ہر شعبہ کو بہتر بنانے کے لئے نئی نئی باتیں سکھاتا رہتا ہے دوسری طرف وہ ایک ناظم کے فرائض انجام دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی ذمہ داریوں میں یہ فریضہ بھی شامل ہے کہ وہ اپنے علاقے کے لوگوں میں بہترین نظم و اتحاد اور یکجہتی پیدا کرے اور ان کی بکھری ہوئی قوتوں کو ایک اجتماعی اور جماعتی قوت کی شکل دے۔ پھر وہ ایک ایسا سمجھدار انسان بھی ہے جسے ہر کام کا ڈھنگ آتا ہے اور وہ ہر مسئلے کو سمجھ سکتا ہے اور اسے حل کرنے کے لئے منصوبہ سوچ سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اسے بے حد خلیق اور بے تکلف قسم کا آدمی بھی بننا پڑتا ہے۔ تاکہ اپنے حلقے کا ہر دیہاتی اسے اپنا دوست محسوس کرے۔ اسے صلاح کار اور منطقی بھی بننا پڑتا ہے تاکہ وہ نہایت نرمی اور حسنِ بیان سے دوسرے کو قائل کر دے۔ اور اس طریقے سے اپنے علاقے کے دیہاتیوں کے پرانے اور فرسودہ نظریے بدل کر انہیں جدید باتیں سکھلائے کہ انہیں اس کا ڈھنگ ناگوار نہ گذرے۔ غرضیکہ وہ اپنے حلقے کے دیہاتیوں کا بیک وقت معلم صلاح کار دوست مشیر اور راہنما ہوتا ہے ؂

خواتین کارکن

خواتین کارکنوں کے فرائض بھی ایسے ہی ہیں وہ گھروں میں جا کر اپنی بہنوں کی مدد کرتی ہیں۔ انہیں گھر صاف رکھنے، بچوں کی تربیت و نگہداشت اور خانہ داری سلائی۔ فرصت کے وقت میں کوئی دستکاری کر کے آمدنی بڑھانے اور اس طرح کے مفید کام سکھلا کر ان کا اعتماد حاصل کرتی ہیں۔ اور اس طرح سے دیہات کی گھریلو زندگی کو بہتر بناتی ہیں ؂

درخواست دعا:۔ میری لڑکی عزیزہ رضیہ سلطانہ ایک ماہ سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے آمین۔ دیوبندی مہر الدین گورایہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

حصہ آمد کے بقایادار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب بقایادار ہیں۔ ان میں سے ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی ہے جنہوں نے اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے دفتر سے خط و کتابت کر کے ادائیگی بقایا کے لئے ماہوار اقساط مقرر کرا رکھی ہیں۔ اور مجلس کارپرداز نے ان کی پیش کردہ اقساط کو اس شرط پر منظور کیا ہوا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی ادا کرتے جائیں گے تاکہ بقایا بڑھنے نہ پائے۔ بلکہ ہر ماہ کم ہوتا جائے بعض احباب مجلس کارپرداز کی ایسی منظوریوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور اپنے ذمہ کے بقایا کو کم سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح جہاں ان کے اموال سے سلسلہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے وہاں خود ان کے لئے بھی یہ بات خیر و برکت کا موجب ہو رہی ہے کہ وہ اپنے ایک بوجھ کو بتدریج ہلکا کر کے اپنی گذشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر رہے ہیں۔

مگر ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی بھی ہے۔ جو باوجود بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کرا لینے کے اپنے عہد سے پوری طرح سبکدوش نہیں ہو رہے۔ اور ایسے بھی ہیں۔ جن کا بقایا پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے۔ وہ یا تو صرف بقایا ادا کر رہے ہیں۔ اور ماہوار حصہ آمد کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور یا ماہوار حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔ اور بقایوں میں مقرر کردہ اقساط باقاعدہ ادا نہیں کر رہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے ذمہ بقایوں کی رقوم یا تو بدستور کھڑی ہیں۔ یا ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دوست ایسے بھی ہیں جو نہ بقایا ادا کر رہے ہیں۔ اور نہ ماہوار حصہ آمد۔ اگر ان کے جذبات کا لحاظ مدنظر نہ ہو اور ان کی تشہیر کا خوف نہ ہو تو دل چاہتا ہے۔ کہ ایسے ہر سہ قسم اصحاب کی ماہوار فہرست شائع کر دی جایا کرے۔ کیونکہ اوّل تو انہوں نے برضا و رغبت اپنی آمد کی وصیت کی۔ اور پھر غفلت سے بقایادار رہے۔ مزید برآں اس بقایا کی ادائیگی کے لئے خود ہی ماہوار اقساط کی صورت پیش کر کے اسے پورا کرنے کی کوشش نہ کی اور اس طرح دوہرے الزام کے نیچے آئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا قانون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اور الٰہی حکم کے ماتحت ہے۔ اس کا بقایا کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا بلکہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایادار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو دوست بقایادار ہو کر معافی بقایا کے لئے درخواستیں کرتے ہیں۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی درخواستیں قابل منظوری نہیں ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ اور حضرت خلیفہ وقت ان کے ذمہ کے بقایا کو معاف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ان چندوں کے بقایادار نہیں ہیں۔ جو انجمن نے یا خلیفہ وقت نے مقرر کئے تھا۔ بلکہ وہ اس چندہ کے بقایادار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا۔ اور جس کی باقاعدہ ادائیگی کا عہد انہوں نے خود اللہ تعالیٰ سے وصیت کے وقت کیا تھا۔

پس حصہ آمد کے بقایادار اصحاب کو بہت زیادہ ہوشیار اور بیدار ہونے اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے بقایوں کو صاف اور بیباق کرنے کی باقاعدگی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

السّابقون الاوّلون کی انیس سالہ کتاب چھپ رہی ہے

نصرت آرٹ پریس کے کارکنان اور اس کے مینیجر مولوی محمد احمد صاحب جلیل پوری تندہی سے مصروف عمل ہیں کہ

سابقون الاولون کی انیس سالہ کتاب جلسہ سالانہ سے پہلے منصۂ ظہور میں آجائے اس لئے وہ احباب جو بقایادار ہیں۔ اگر ان کا بقایا ایام طباعت میں مرکز میں آگیا تو دفتر کوشش کرے گا کہ ان کا نام بھی فہرست کے آخر میں شائع ہو جائے۔

(برکت علی خاں سابق وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری آنکھ کا اپریشن ہو چکا ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں

(ماسٹر کرم دین از گنج مغل پورہ)

۲۔ خاکسار کو عرصہ ایک سال سے ایک مشکل درپیش ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل کو دور فرمائے۔

(محمد ابراہیم نرسنگھ پولیس ضلع ڈیرہ غازی خاں)

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

امسال موسم گرما میں جامعہ احمدیہ کی عمارت میں بجلی کے پنکھوں کے لئے تحریک کی گئی تھی۔ چنانچہ ذیل کے احباب نے ایک ایک پنکھا مہیا فرمایا۔ جزاھم اللہ عنا احسن الجزاء۔ ربوہ میں گرمی کی شدت میں طلباء جامعہ احمدیہ کے لئے یہ سہولت فرما کر ان بزرگوں نے طلباء کی تحصیل علم میں معاونت فرمائی ہے۔ میں ان تمام احباب کا تہ دل سے مشکور ہوں

(۱) چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوکاڑہ

(۲) چوہدری عبداللطیف صاحب پاور ڈیزل الیکٹرک ملتان

(۳) چوہدری محمد علی صاحب باندھی (سندھ)

(۴) ڈاکٹر محمود احمد صاحب تحصیل کبیروالہ

(۵) شیخ عبداللطیف صاحب و شیخ محمد عبداللہ صاحب آف لائل پور نے اپنے والد شیخ رحمت اللہ صاحب کی طرف سے ایک پنکھا کی قیمت عطا فرمائی۔

(۶) شیخ محمد اسلم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دنیاپور ضلع ملتان اور ان کے برادر اصغر نے اپنے والد ماجد شیخ محمد حسین صاحب مرحوم کی طرف سے ایک پنکھا کی قیمت عطا فرمائی۔

جماعت کے دیگر مخیر احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ابھی مزید چھ پنکھوں کی ضرورت ہے جو احباب موسم گرما میں ربوہ میں تشریف لائے ہوں ان کو اس کی ضرورت اور اہمیت خوب واضح ہے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

بھرتی ایرمن پاکستان ایئر فورس

شرائط: (۱) ٹیکنیکل گروپ۔ میٹرک سائنس فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن

(۲) نان ٹیکنیکل گروپس۔ میٹرک بغیر سائنس فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن

(۳) میڈیکل گروپ۔ میٹرک سائنس کوئی ڈویژن

(۴) ایم ٹی ڈرائیور ایف ایف۔ سی ٹی او و پرووسٹ۔ میٹرک بغیر سائنس

قد ۴'۶"۔ چھاتی ۳۲½" – ۳۴½"۔ وزن ۱۱۵ پونڈ۔ بصورت پرووسٹ قد ۷۰" اور بائیسکل چلانا جانتا ہو۔

اصل میٹرک سرٹیفکیٹ پیش کرنا لازم۔

پروگرام دورہ رکروٹنگ افسر ۲۴-۲۲-۲۵ دفتر بھرتی ایبٹ روڈ۔ ۲۸ لاہور۔ ۲۶ شیخوپورہ ۲۷-۲۸ لائل پور۔ ۲۹ جھنگ ۱-۲-۳ دسمبر دفتر بھرتی ایبٹ روڈ۔ ۳۸ لاہور۔ ۸ر دسمبر اوکاڑہ ۹-۱۰ منٹگمری۔ ۱۱ر خانیوال۔ ۱۳ر ڈیرہ غازیخاں۔ ۱۵-۱۶ر ملتان۔ ۱۷ر بہاولپور۔ ۱۸ر رحیم یارخاں۔

پ۔ٹ ۱۸/۱۱/۵۸ (ناظر تعلیم ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۶/۱۱/۵۸ بروز اتوار مکرم ملک نیاز محمد صاحب نے بمقام کسووال۔ ضلع منٹگمری برادرم رحمت اللہ خاں صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری ابن مکرم محترم خاں میر خان صاحب افغان ربوہ کا نکاح بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر ہمراہ عزیزہ سیدہ رفیعہ سلطانہ بنت مکرم محترم سید صفدر علی شاہ صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے نکاح کے بابرکت و باعث مثمر ثمرات حسنہ ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ لائل پور)

تصحیح

الفضل ۱۴ر نومبر ۱۹۵۸ء میں مسمی صوفی شاہ محمد صاحب کا نمبر وصیت ۱۵۰۲۹ شائع ہوا ہے۔ اصل نمبر ۱۵۲۹ ہے۔ الفضل ۱۵ر نومبر ۱۹۵۸ء میں عائشہ صادقہ فرحت صاحبہ کا نمبر وصیت ۱۵۱۳۳ شائع ہوا ہے۔ اصل نمبر وصیت ۵۱۳۸ ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اس سال ایک پائی کی چینی بھی درآمد نہیں کرنا پڑیگی

پاکستان میں چینی کے مزید کارخانے قائم کئے جائینگے

کراچی ۱۲ نومبر پاکستان اس سال چینی کی درآمد پر اپنے ذرائع سے ایک پائی بھی صرف نہیں کر رہا۔ یہ خوشگوار صورت حال ملکی چینی کی پیداوار میں اضافہ کے باعث پیدا ہوئی ہے۔ ملک کے موجودہ کارخانوں کو وسعت دینے اور چینی تیار کرنے کے لئے نئے کارخانوں کے قیام کے بعد ملک عنقریب چینی کے معاملہ میں کفیل ہو جائے گا۔

اس سال تیس جون تک امریکہ سے چالیس ہزار ٹن جو چینی درآمد کی گئی تھی وہ امریکہ کے امدادی پروگرام کے تحت منگائی گئی تھی۔ ادھر چینی کی ملکی پیداوار میں معقول اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ سال مجموعی طور پر چھیاسی ہزار پچھتر ٹن چینی درآمد کی گئی تھی۔ اس پر ۶۸۰۴۷۵۰۷۲۰ روپے صرف ہوئے تھے۔ اس رقم میں سے ۴۱۲،۴۹۵،۷۳ روپے کی رقم زرمبادلہ کے ذرائع اور ۲۸۴۹۷۷۵۰۷ روپے کی رقم پاکستانی کرنسی میں صرف کرنا پڑی۔

اس سال صورت میں بہتری کی وجہ چینی کی مقامی پیداوار میں اضافہ کے باعث ہوئی۔ گنا پیلنے کے موسم میں اس سال ایک لاکھ پچپن ہزار ٹن چینی تیار کی گئی۔ مشرقی پاکستان میں چینی کا ایک کارخانہ عنقریب کام شروع کرے گا۔ اور آئندہ جنوری تک چینی کی مجموعی پیداوار ایک لاکھ ۷۰ ہزار ٹن ہو جائے گی۔

آزادی کے وقت پاکستان میں چینی کی پیداوار اکتیس ہزار ٹن تھی۔ اس وقت تک ملک میں چینی کے بارہ کارخانے ہیں جن میں سے چھ مشرقی پاکستان اور چھ مغربی پاکستان میں ہیں۔ مشرقی پاکستان میں دو کارخانے مکمل ہونے والے ہیں۔ ان میں سے ایک جنوری ۵۹ء میں کام شروع کر دے گا۔

پاکستان کے متعلق نہرو کے بیان پر نکتہ چینی

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ مشہور بھارتی مصنف مسٹر کے ایل کا با نے پاکستان میں مارشل لاء کے نفاذ کے متعلق وزیر اعظم نہرو کے حالیہ بیان پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ مسٹر کابا نے "ٹائمز آف انڈیا" میں لکھا ہے۔ بجاوت میں عدم تشدد کے مقبول عام معیاروں کے پیش نظر بھی جنرل محمد ایوب خاں نے انتہائی اہلیت کا ثبوت دیتے ہوئے بڑا گراں قدر کام کیا ہے۔ پاکستان میں ایک چھینٹے کے بغیر گولی چلائے اور کسی کو ہلاک کئے بغیر دو انقلاب آئے ہیں۔ مسٹر نہرو کو چاہیئے کہ وہ کم از کم اسی خاطر جنرل ایوب کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیں کہ وہ ہمارے ہمسائے ہیں۔

جنرل ایوب فوجی ہتھیاروں کا مظاہرہ دیکھینگے

کراچی ۱۲ نومبر۔ صدر پاکستان اور مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خاں کل پاکستانی بحری بیڑہ میں کھلے سمندر میں جائیں گے۔ اور ہتھیاروں کا ایک مظاہرہ دیکھیں گے۔ یہ مظاہرہ "ڈارٹنگ" مشقوں میں حصہ لینے والے بحری جہاز کر رہے ہیں۔ اس مظاہرے کا نام "شاپ ونڈو" ہے اور یہ فوجی مشقوں کا تتمہ ہوگا۔

پاکستانی بحریہ کے پروگرام کے مطابق جنرل محمد ایوب خاں صبح نو بجے کروزر "بابر" میں سوار ہوں گے۔ اس وقت تک "ڈرٹنگ" مشقوں میں حصہ لینے والے مختلف ممالک کے جنگی جہاز کھلے سمندر میں جا چکے ہوں گے۔ "بابر" جب کراچی سے قریباً چالیس میل دور ایک مقام پر پہنچے گا تو مختلف جنگی جہاز اپنا مظاہرہ شروع کریں گے۔ اس مظاہرہ میں جو ہتھیار استعمال کئے جائیں گے۔ وہ وہی ہونگے جو ڈرٹنگ کے بحری دستوں نے حالیہ بحری۔ فضائی مشقوں میں استعمال کئے تھے یہ مشقیں ۱۰ نومبر کو ختم ہوئی ہیں ان ہتھیاروں میں پورے دہانے کی توپیں آبدوزیں تارپیڈو اور ہوائی جہاز وغیرہ شامل ہونگے

مقامی وکیل کو ہائی کورٹ کا نوٹس

لاہور ۲ نومبر چیف جسٹس مغربی پاکستان مسٹر جسٹس ایم آر کیانی نے مقامی وکیل شیخ شوکت علی کے نام اس مضمون کا نوٹس جاری کرنے کا حکم صادر کیا ہے کہ وہ وجہ بیان کریں کہ ان کے خلاف پیشہ وارانہ بدعنوانی کے الزام میں کیوں کارروائی نہ کی جائے

فاضل چیف جسٹس نے یہ حکم باغبان پورہ کے ایک شخص محمد اقبال کی رٹ درخواست کا فیصلہ سناتے ہوئے جاری کیا شیخ شوکت علی اس مقدمہ میں درخواست دہندہ کے وکیل تھے لیکن وہ کل بعد دوپہر۔ بحث کے دوران عدالت عالیہ میں حاضر نہیں ہوئے تھے

بہاولپور میں پونے بارہ لاکھ ٹن گندم کی فراہمی

بہاولپور ۱۲ نومبر بہاولپور ڈویژن میں گیارہ لاکھ ستر ہزار ٹن سے زیادہ گندم کی فراہمی کی جا چکی ہے۔ اس مقدار کی ایک تہائی ۲

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل مندرجہ ذیل کام کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فی صد ریٹ کے لئے سربمہر ٹنڈرز مؤرخہ ۲۸ نومبر ۵۸ء کو ۱۲ بجے دوپہر تک خزانہ فارموں پر وصول کرے گا۔ یہ فارم ۲۸ نومبر کو ساڑھے گیارہ بجے تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
(۱)	سپلائی زون نمبر ۵ A.E.N/S لائلپور کے سیکشن میں اینٹوں کے سوا دوسرے سامان کی فراہمی۔	۵۰۰/ روپے	۳۱ مارچ ۵۹ء

(۲) صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہیں۔ ٹنڈر داخل کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ۲۸ نومبر سے قبل اپنے نام درج کرائیں۔

(۳) تفصیلی شرائط اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا کوئی اور ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اسی میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۲۸ نومبر سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔

(۴) ٹھیکیداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ شرح فیصد ریٹ کا اعداد میں درج کریں۔ سٹور پر مشتمل ریٹ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور

اناج کے نرخوں کے متعلق وضاحت

کراچی ۱۲ نومبر۔ ایک پریس نوٹ میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ مرکزی حکومت نے پندرہ نومبر کو مارشل لاء کے "قاعدہ نمبر ۴۸" کے تحت غذائی اجناس کی جو زیادہ سے زیادہ تھوک اور پرچون قیمت فروخت مقرر کی ہے۔ اس کا اناج کی تقسیم کے انتظامات پر اثر نہیں پڑے گا جو لوکل اور پراونشل گورنمنٹ نے رکھے ہیں۔

دریائے سندھ پر پل کی تعمیر

لاہور ۲۱ نومبر۔ صوبائی محکمہ انہار داؤد اور نواب شاہ کے اضلاع کو ملانے کے لئے دریائے سندھ پر پل (سیوان برج) تعمیر کرا رہا ہے اس پل کی تعمیر پر قریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ اور اس کی تکمیل کے بعد سکھر بیراج کے وسیع علاقہ میں ترقی کی رفتار تیز کرنے میں مدد ملے گی۔ سیوان برج جھیل منچر سے (جو سابق سندھ کے علاقہ میں تفریحی مقام ہے) میل دور ہے۔

بھارت کمیونسٹ ملکوں سے قرض لے گا

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق بھارتی حکومت مشرقی یورپ کے ملکوں سے قرضے حاصل کرنے کے لئے بات چیت کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ حال ہی میں بھارت کا ایک تجارتی وفد اس سلسلہ میں امکانات کا جائزہ لینے کے لئے روس اور یورپ کے دوسرے ملکوں کے دورے پر گیا تھا

زیادہ گندم مارشل لاء کے نفاذ کے بعد فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ حکام نے رحیم یار خاں بہاولپور اور بہاولنگر کے ضلعوں میں گزشتہ دو ہفتوں کے دوران گندم دھان اور چاول کے جو ذخائر ضبط کئے ان کی مقدار قریباً ۲۲ ہزار من ہے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد ڈویژن میں ۵۵ لاکھ روپے سے زائد کی رقوم مالگزاری اور دیگر سرکاری واجبات کے طور پر وصول کی گئیں

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

غلط دعاوی واپس لینے کی میعاد میں ایک ہفتہ کی توسیع

ڈیڑھ کروڑ کی مالیت کے جھوٹے دعاوی واپس لئے جا چکے ہیں

کراچی ۲۲ر نومبر۔ مرکزی حکومت نے بھارت کے دیہات اور شہروں میں چھوڑی ہوئی جائدادوں کے متعلق مبالغہ آمیز یا غلط دعاوی کو خود بخود واپس لینے یا صحیح دعاوی پیش کرنے کے متعلق آخری تاریخ اب ۳۰ر نومبر تک بڑھا دی ہے۔ ایک اور سرکاری اعلان کے مطابق چھپی ہوئی متروکہ جائداد کے بارے میں سرکاری حکام کو اطلاع دینے کی آخری تاریخ اب ۲۳ر نومبر مقرر کی گئی ہے۔

کل ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ متروکہ جائدادوں کے بارے میں دعاوی کی رضاکارانہ تصحیح تاریخ کی آخری تاریخ میں توسیع اس غرض سے کی گئی ہے کہ ایسے لوگ جنہوں نے غلط یا مبالغہ آمیز دعاوی پیش کر رکھے ہیں رضیر سگالی کے اس جذبہ کی قدر کریں اور اپنے دعاوی کے متعلق صحیح بیانات داخل کریں۔ جو لوگ ۳۰ر نومبر تک ایسا کرلیں گے انہیں کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ نیز ان کے بارے میں تمام معاملات بالکل راز میں رکھے جائیں گے اور انہیں عام نہیں کیا جائیگا۔ اس تاریخ کے بعد جن افراد کے بارے میں پتہ چلا کہ انہوں نے اپنے دعاوی غلط یا مبالغہ آمیز طور پر پیش کئے اور ان کی تصحیح نہیں کی انہیں بددیانتی کا مرتکب قرار دیا جائے گا اور ان سے قرار واقعی سلوک کیا جائے گا۔

ایک سرکاری اعلان کے ذریعے تمام متعلقہ افراد کو یاد دلایا گیا ہے کہ ان کے قبضے، نگرانی یا انتظام کے تحت کوئی بھی متروکہ جائداد ہو خواہ یہ جائداد کسی بااختیار افسر نے الاٹ کی ہو یا کسی دوسرے طریق سے ان کے قبضے میں ہو اس کی مفصل اطلاع متعلقہ ضلع کے ڈپٹی ری ہیبلی ٹیشن کمشنر کو ایک ماہ کے اندر مہیا کرنے کے متعلق جو سرکاری اعلان ۲۳ر اکتوبر کو جاری کیا گیا تھا اس کی مدت ۲۳ر نومبر کو ختم ہو رہی ہے۔ جو لوگ مقررہ مدت کے اندر ایسی اطلاع مہیا نہیں کریں گے وہ سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔

گزشتہ چند دنوں میں ملک بھر میں دو سو سے زائد جھوٹے کلیم واپس لئے جا چکے ہیں۔ ان کلیموں کی مالیت ڈیڑھ کروڑ روپے سے زائد ہے۔ بچوراسی دعوے داروں نے اپنے کلیموں میں رد و بدل اور ان کی مالیت گھٹانے کی درخواستیں دی ہیں۔

دعائے نعم البدل

مکرم بشیر احمد صاحب شمس کا چھوٹا بچہ لطیف احمد بعمر ۵ ماہ ایک روز بیمار رہ کر مورخہ ۲۱ر نومبر ۱۹۵۸ء کو شام کے قریب وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا کرے۔ (احمد حسین خوشنویس ربوہ)

ناردرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے دستخط کنندہ ذیل کو نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹ پر مبنی شرح فی صدرٹ کے سربمہر ٹنڈرز بہ نسبت لیبر دیپارٹمنٹل مقررہ فارموں پر مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۵۸ء کو ۲ بجے بعد دوپہر تک مطلوب ہیں۔ مقررہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲ دسمبر کو ۱۲ بجے بعد دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ۲ بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہو	معیاد تکمیل
(۱) لائلپور۔ سانگلہ ہل سیکشن میں نئی ریلوے اسٹیشن پرسیٹلڈ وڈ (iii) سگنلنگ کی فراہمی کے لئے جو شمالی اور جنوبی کیبنوں کی تعمیر کے کام کا عماری حصہ	۱۴۰۰۰/۰ روپے	۳۰۰/۰ روپے	۳ ماہ
(ii) ڈویژنل پلان نمبر W 59-LHR/59-9-4 کے مطابق وزیر آباد سیالکوٹ سیکشن میں بیگووال۔ گھرٹل۔ ڈی۔ کے اسٹیشن کو بی کلاس کراسنگ اسٹیشنوں میں تبدیل کرنے کے سلسلے میں کام کا عماری حصہ جس میں ہتھی وغیرہ کا کام بھی شامل ہے۔	۱۸۰۰۰/۰ روپے	۴۰۰/۰ روپے	۳ ماہ

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی مالی حالت اور تجربے کے متعلق ضروری سرٹیفکیٹس ہمراہ لاکر ۲ دسمبر ۱۹۵۸ء سے قبل اپنے نام رجسٹر کرالیں۔

(۳) تفصیلی شرائط نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول اور تخمینہ جات وغیرہ ایام کار میں سے کسی روز بھی اس دفتر میں آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہیں ہے۔ ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اس بات میں ہے کہ وہ زرضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۲ دسمبر ۱۹۵۸ء سے قبل جمع کرادیں۔ ٹھیکیداروں کو شرح فیصد ریٹ کامل طور پر الفاظ میں درج کرنا چاہیئے کیونکہ مشتمل ریٹ نامنظور کیا جا سکے گا۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ: لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینجر)								
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼									

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴